© rasailojaraid.com

ہمارے مضمون تقلید اور عمل بالحدیث کی نسبت

بعض لوگون کی ناسمجھی

وکم من عائب قولا صحیحا ۔ وآفته من الفهم السقیم

اشاعت السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۱ مین صفحہ (۱۴ و ۱۳) بضمن مضمون "مراسلت متعلق بعض مسائل تقلید و عمل بالحدیث" ہمنے اس سوال کے جواب مین کہ بے علمون کے لئے ترک تقلید کیونکر متصور ہے" یہہ لکھا تھا کہ "عوام اور بے علمون کے لئے ترک مطلق تقلید کا کوئی قائل نہین بجز حزم حافظ ابن حزم ظاہری جنکا قول جمہور علماے اسلام کے نزدیک مسلم نہین (دیکھو حجۃ اللہ البالغہ و عقد الجید حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہما وغیرہ) اور جو اس وقت کے بعض علما نے کہا ہے کہ عوام کا علماے وقت سے کتاب و سنت کا حکم پوچھکر اسپر عمل کرنا تقلید نہین ہے بلکہ اتباع ہے یہہ ایک اصطلاحی یا لفظی نزاع ہے جسکو یہہ اتباع کہتے ہین اسیکا دوسرے علما تقلید نام رکھتے ہین کیونکہ تقلید بے دلیل بات مان لینے کا نام ہے اور عامیون کے عمل و اتباع مین بہی امر وقوع مین آتا ہے عامی جو حکم کتاب و سنت کا علماے وقت سے معلوم ہوتا ہے اسکو وہ یون ہی بے دلیل مان لیتا ہے جو عرفاً تقلید کہلاتی ہے کسی عامی کو کوئی عالم اگر یہہ بہی کہدے کہ یہہ مسئلہ حدیث یا قرآن مین یون ہے تب بہی وہ اسکے قول کو بے دلیل تسلیم کرلیتا ہے کیونکہ اس مسئلہ کی دلیل آیت یا حدیث کا علم اسکو حاصل نہین ہوتا۔ اور اگر کوئی عالم اسکو آیت قرآن یا حدیث سنا دے یا طوطے کی طرح یاد کرادے تب بہی وہ آیت یا حدیث کے معنی اور حدیث کی صحت تسلیم کرنے مین اس عالم کا مقلد کہلاتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیونکہ وہ کسی دلیل سے یہہ نہیں جانتا کہ آیت یا حدیث کے وہ معنے جو اس عالم نے اسکو بتائے ہیں کیونکہ صحیح ہیں۔ اور اس حدیث کی صحت کیونکر ثابت ہے لہذا اس کی یہہ تسلیم بلا دلیل تسلیم ہے جو تقلید کہلاتی ہے۔ گو اسکو کوئی تقلید نہ کہے اتباع نام رکھے۔ امام شوکانی علیہ الرحمتہ نے جو فرمایا ہے کہ تقلید کسی کی راے کی پیروی کا نام ہے۔ نہ اسکی روایت کی پیروی کا یہہ ہمارے اس بیان کا موید ہے نہ مخالف۔ کیونکہ جن امور میں عوام علماکی پیروی کرتے ہیں انکا اکثر حصہ راے ہے۔ نہ روایت۔ روایت صرف وہ الفاظ حدیث ہیں جو قال قال سے بیان کئے جاتے ہیں۔ ان الفاظ کے معانی دقیق کا بیان کرنا راے سے ہوتا ہے اُنکی صحت و سقم کا اظہار راے سے جن کا اتباع راے کا اتباع ہے"

اس بیان بابرہان صداقت ترجمان پر ہمارے بعض دوستوں نے (جو اپنی نافہمی کے سبب ہم پر بدگمان ہو رہے ہیں اور اس بدگمانی کا اقرار و اظہار وہ اپنی معتبر ضانہ تحریر میں خود کر چکے ہیں) ✱ یہہ اعتراض کیا ہے کہ یہہ بیان اشاعۃ السنۃ کی سابق تحریرات کے بالکل مخالف ہے۔ اور اسپر انہوں نے تین شواہد کا شہادتیں پیش کیا ہے۔

✱ اس تحریر میں پہلے اشاعۃ السنۃ کی اس کارروائی کی جو ممانعت استعمال لفظ ذلیل کی نسبت اس سے ہوئی ہے اور اس کے مضمون متعلق احکام توریت و انجیل کی (خدا جانے کس غرض یا حکمت عملی) تحسین کی اور اسپر آفرین لکھی ہے۔ اسکے بعد فرمایا ہے مولوی صاحب نے (خاکسار کو کہتے ہیں) چند امور کے متعلق اس قسم کی تحریر فرمائی ہے کہ اعیان و اشخاص اہلحدیث کو کسیقدر سوء ظنی پیدا ہو گئی ہے۔ از انجملہ مسئلہ فضیلت شیخین ہے۔ اس مسئلہ کی نسبت ایڈیٹر صاحب نے اپنے پرچہ کے چند نمبروں میں ایسے خلاف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شاہد اوّل - اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ ج ۱ مین (جو واقعہ مین ضمیمہ اشاعۃ السنۃ ہے نہ اصل اشاعۃ السنۃ) بصفحہ ۹۸ کہا ہے - ظاہری معنے قرآن و حدیث پر عمل کرنا اجتہاد نہین جو مجتہدون کا کام ہے اور نہ یہ تقلید ہے جو بلا دلیل شرعی کسی کی بات مان لینے کا نام ہے - بلکہ یہ ایک قسم کا استدلال ہے کہ ہر شخص جو لغت عرب سے واقف ہو یا کسی دوسری زبان کے ذریعہ سے قرآن و حدیث کے معنے و مطلب سے مطلع ہو سکے یہ استدلال کر سکتا ہے پھر وہ اس عمل مین نہ مجتہد کہلاتا ہے نہ مقلد؛؛

اس عبارت ضمیمہ اشاعۃ السنۃ کو نقل کرنے کے بعد آپ فرماتے ہین کہ اس عبارت مین صاف طور پر مذکور ہے کہ عامی جو کہ عربیت سے واقف نہین اور دوسرے کے ذریعہ سے حدیث کے مضمون پر مطلع ہو کر عمل کرے تو وہ مقلد نہین کہلاتا بلکہ عامل بالحدیث و متبع سنت کے نام زد ہوتا ہے؛؛

شاہد دوم - اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ۱ مین کتب فقہ کی نسبت کہا ہے کہ ان مین کوئی کتاب ایسی نہین ہے جسمین صحت ماخذ و متمسک کا التزام ہو اور مومن متبع سنت کو بلا تحقیق اسپر عمل کرنا جائز ہو اور فتوی دینا مباح ہو کوئی ایسی کتاب بتا دے تو اس عاجز سے فی کتاب سو روپیہ انعام پاوے اگر یہ مولوی صاحب ایسی بات نہین کہتے ان کے مضامین سابقہ و حال مین لون بدلتے ہیں؛؛

شاہد سوم - اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۱ مین قول امام شوکانی کی تاویل مین جو کہا ہے کہ سب امور مین عوام علما کی پیروی کرتے ہین انکا اکثر حصہ زائد ہے نہ روایت

---

(۵) ← احادیث صحیحہ و آثار قویہ و تحقیقات مستندہ کے خاتمہ فرما دی ہے - ایسے ہی مسئلہ ملازمت کفار مین جو کچھ ایڈیٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے اور زور لگا کر ملازمت منصفی وغیرہ کو جائز کر دیا ہے یہ بھی افسوس کا باعث ہوا؛؛

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روایت صرف الفاظ حدیث مین ان الفاظ کے معانی دقیقہ کا بیان کرنا اسسے ہوتا ہے" یہہ ایڈیٹر صاحب کی تحریرات سابقہ کے بالکل خلاف ہے۔ اگر اسمین معانی سے وہ معانی مراد ہین جو الفاظ عبارت سے پیدا ہون۔ بعض معانی جو غور فکر کے بعد معلوم ہوتے ہین ان مین یہی بات نہین ہے کہ صرف رائے و قیاس سے پیدا ہون بلکہ الفاظ و عبارات ہی سے مستفاد ہوتے ہین۔ لیکن بوجہ اشتراک یا اجمال یا اختصار یا دیگر وجوہ کے تامل و تدبر کے بعد منکشف ہوتی ہین"۔

اس اعتراض اور دعوے تخالف اور اسپر اقامت شہادت مین ہمارے بدگمان دوست نے اسی بدگمانی سے کام لیا ہے۔ اپنے علم کو (جسکا وہ اخبارون مین بارہا اشتہار دے چکے ہین) اور فہم کو (جو علم کے لئے ایک لازمی شرط ہے یہ نہو تو وہ کان لم یکن ہے) اس کے پاس ہی پھٹکنے نہین دیا نہ اشاعۃ السنہ کی عبارت کا مطلب سمجہا ہے نہ اپنے اعتراض و کلام کا۔

الحق انکی بدگمانی انکی ذاتی غرض ہو کر فہم مطلب اشاعۃ السنہ اور اپنی کلام سے انکے لئے سخت حجاب ہو گئی۔ اور جو اس بدگمانی سے ان کے دل مین ناراضی پیدا ہو رہی ہے وہ اشاعۃ السنہ کے صواب کو انکی نگاہ مین عیب بنا گئی ہے۔ اور وہ بات صادق آئی جو اشعار ذیل مین بیان ہوئی ہے

چو غرض آمد ہنر پوشیدہ شد — صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

وعین الرضاء عن کل عیب کلیلۃ — ولکن عین السخط تبدو المساویا

ہمارے اس دعوے پر کہ معترض نے ہماری عبارت اور اپنے اعتراض کے مطلب کو نہین سمجہا انہین کے شواہد ثلثہ شاہد عدل ہین۔ لہذا اسکے ثبوت مین انہی شواہد کی شہادت سے کام لیا جاتا ہے اور خارجی دلائل سے تعرض نہین کیا جاتا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپکے شاہد اول کے اس نافہمی پر شہادت

عبارت ضمیمہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۱ صفحہ ۹۰ جو آپکے دعوی تخالف کی پہلی دلیل ہے اسکا صاف اور صریح یہہ مطلب ہے کہ جو عامی لغت عرب سے ناواقف دوسرے شخص سے کسی حدیث کے معنے سمجھکر اسپر عمل کرے تو وہ اس عمل میں مقلد نہیں کہلاتا ۔ بلکہ عامل و متبع کہلانے کا مستحق ہے یہی مطلب اس عبارت کا آپنے اور الفاظ میں ادا کیا ہے (گو ان الفاظ کے معانی تک آپکا خیال نہیں پہنچا) چنانچہ بعد نقل عبارت مذکور آپنے فرمایا ہے کہ "اس عبارت میں صاف طور پر مذکور ہے کہ عامی جو کہ عربیت سے واقف نہیں اور دوسرے کے ذریعہ سے حدیث کے مضمون پر مطلع ہو کر عمل کرے تو وہ مقلد نہیں کہلاتا ۔ بلکہ عامل بالحدیث و متبع سنت کے نام زد ہوتا ہے" اور اس مطلب و مدعا سے ہمکو انکار نہیں ہے ۔ اور نہ ہماری عبارات اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴ میں اسکے خلاف بہ تصریح یا اشارہ پایا جاتا ہے اسمیں یہہ نہیں کہا گیا ۔ اور نہ اسکیطرف کوئی اشارہ پایا گیا ہے کہ عامی لغت عرب سے ناواقف دوسرے شخص کے سمجھانے سے کسی حدیث کے معنے سمجھکر اسپر عمل کرے تو وہ اس عمل میں مقلد کہلاتا ہے جس سے یہہ عبارت ۔ عبارت سابق ضمیمہ نمبر ۱۲ ج ۱ کے مخالف ہو سکے ۔

اس میں تو صرف یہہ کہا گیا ہے کہ عامی بے علم و ناواقف کسی حدیث کے معنے کسی عالم سے سمجھکر تسلیم کرے یا اسکی صحت کو اسکی بتانے سے مان لے تو وہ اس حدیث کے معنے سمجھنے میں اور اسکی صحت کو تسلیم کرنے میں اس عالم کا مقلد ہوتا ہے اور اس مضمون کو مضمون عبارت سابق ضمیمہ نمبر ۱۲ ج ۱ سے ہرگز تخالف نہیں ہے وہاں عامی کو عمل میں غیر مقلد کہا گیا ہے ۔ یہاں علم میں (یعنے حدیث کو معنے سمجھنے اور اسکو صحیح جاننے میں) مقلد قرار دیا گیا ہے ۔ وہاں عامی کے علم کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعرض نہیں ہوا اور اسکی نظر سے اسکو غیر مقلد نہیں کہا گیا۔ یہان اسکے عمل پر کوئی حکم نہیں لگایا گیا اور عمل کی نظر سے اسکو مقلد نہیں ٹھیرایا گیا۔

اور یہہ مضمون (نمبر ۱ جلد ۱۱) واقع اور نفس الامر کے بھی مخالف نہیں ہے۔

آپ تو ماشاء اللہ تمہاری فاضل ہین۔ کوئی احمق سے احمق اور ابلہ سے ابلہ بھی اس مضمون کو خلاف واقع نہیں کہہ سکتا۔ اور یہہ تجویز نہیں کر سکتا کہ عامی بے علم لغت عرب سے ناواقف کسی عالم سے کسی حدیث کے معنے سنکر یا دلیل اسکو صحیح مان لے اور اس حدیث کی صحت بھی اسی کے کہنے سے تسلیم کر لے تو وہ اس حدیث کے معنے سمجھنے اور اس صحت کو تسلیم کرنے مین اس عالم کا مقلد نہیں ہے بلکہ اس تسلیم معنی اور صحت حدیث مین محقق یا مجتہد کہلانے کا مستحق ہے یا صرف اس علم و تسلیم سے وہ عالم و متبع حدیث کہلا سکتا ہے۔

ہمارے دوست خدا آپکا حجاب بدگمانی دور کر کے آپکو فہم معانی کا حصہ نصیب کرنے جیسا کہ آپکو کسیقدر علم الفاظ عطا فرما چکا ہے۔ فہم یا علم معنی حدیث اپنی تحقیق سے ہو خواہ دوسرے کی تقلید سے (یا یون کہو کہ پیروی سے اگر لفظ تقلید سے ڈر آوے) اور چیز ہے۔ اور عمل یا اتباع حدیث اور چیز ہے۔ فہم یا علم ایک دل یا دماغ کی صفت ہے۔ اور عمل یا اتباع اسکا نتیجہ ہے جو غالبًا جوارح کی صفت ہے۔ اور ان ہی کے ذریعہ سے وقوع مین آتا ہے۔ لہذا کسی حدیث کے صرف معنے سمجھنے سے (اپنے فہم سے ہو خواہ تقلیدًا یا اتباع غیر سے) کوئی شخص عامل و متبع حدیث نہین کہلاتا۔ اور نہ کسی حدیث پر صرف عمل کرنے سے وہ اس حدیث کے معنے سمجھنے اور اسکو صحیح جاننے مین محقق یا غیر مقلد کہلا سکتا ہے جبتک کہ وہ اپنے ذاتی علم سے اسکے معنے پر مطلع نہوا اور ذاتی تحقیق سے اس حدیث کی تصحیح نکر سکے آپنے نہ تو ہمارے ان الفاظ کو کہ ”عامی حدیث کے معنے سمجھنے مین اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیث کی صحت تسلیم کرتے ہین عالم کا مقلد کہلاتا ہے" مطلب سمجہا ہے اور نہ لیئے ان الفاظ کا جو ہماری کلام سابق کی تفسیر یا تفریع مین آپنے فرمائی ہین کہ "عامی حدیث کے مضمون پر عمل کرے تو وہ مقلد نہین کہلاتا" مطلب سوچکر ان کو قلم سے نکالا ہے۔ بالجملہ جو کچہ آپنے دلیل اول مین اشاعۃ السنہ سے نقل کیا یا از خود کہا ہے وہ صرف نافہمی کا نتیجہ ہے۔ ہمنے ناواقف عامی کو جو کسی عالم سے حدیث کے معنے دریافت کرکے حدیث پر عمل کرے۔ اس عمل مین مقلد نہین کہا اور مضمون ضمیمہ نمبر ۱۲ ج ۱ سے مطلق خلاف نہین کیا۔ صرف حدیث کے معنے سمجہنے اور اسکو صحیح تسلیم کرنے مین اسکو مقلد قرار دیا ہے۔

آپکے شاہد دوم کی اس نافہمی پر شہادت

آپکا دوسرا شاہد۔ پہلے شاہد سے بڑھکر آپ کی نافہمی پر صریح شہادت دے رہا ہے اور یہہ بتا رہا ہے کہ آپ اپنی کلام کا مطلب بہی نہین سمجہتے۔ دوسرے کی کلام کا مطلب سمجہنا کجا۔ آپنے رسالہ نمبر ۱۱ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۶ مین یہہ کہا تہا کہ "ایڈیٹر اشاعۃ السنہ اس سے نو برس پہلے ضمیمجات مین یہی خیالات ظاہر کرچکا ہے۔ نو برس کیا زمانہ تالیف معیار و منح الباری مین اسکے یہی خیالات تہے لیکن جو مسئلہ تقلید مین اس نے اب رسالہ نمبر ۱۱ جلد ۱۱ مین ظاہر کئے ہین"۔ اسکے مقابلہ مین آپنے دعوی تو یہہ کیا تہا کہ نو برس کیا زمانہ تالیف پرچہ ہای سابقہ و لاحقہ کے مضامین مین تلون [illegible] اور اسپر بطور مشتے نمونہ از خروارے یہہ شاہد سوم پیش کیا ہے کہ "صاحب اشاعۃ السنہ جو کچہ نمبر ۸ ج ۱ مین کہہ چکا ہے وہ اب نہین کہتا" یعنی اس قسم کی باتین اب ساکت و خاموش ہے۔ اور نہ یہہ سوچا کہ منہہ سے ہم لفظ "مضامین" نکال چکے ہین اور ان ہی "مضامین" مین تخالف و تلون ثابت کرنے کے مدعی ہین اور اسپر دلیل یہہ پیش کرتے ہین کہ اب صاحب اشاعۃ السنہ مضمون سابق رسالہ نمبر ۸ جلد ۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے ساکت ہو رہا ہے - کیا چپ رہنا اور کچھہ نہ بولنا بھی مضمون کہلاتا ہے؟ ہرگز نہیں ہے -
اس سے ثابت ہے کہ جو لفظ آپ منہہ سے نکالتے ہیں اسکے مطلب سے کچھہ مطلب نہیں
رکھتے اپنے الفاظ کا مطلب سمجھنا بھی نصیب اعدا خیال کرتے ہیں -

ہمارے نزدیک کوئی عاقل معنے لفظ مضمون سے واقف سکوت کو مضمون نہیں کہہ سکتا - اور اگر سکوت کو مضمون ہی فرض کر لیا جاوے تو پھر اس سکوت کو سابق تصریح و بیان کے مخالف نہیں کہا جا سکتا - یہہ ہو تو اس مخالفت کے الزام سے کوئی فرد بشر بلکہ خود خالق البشر خدا جل و اکبر اور اسکے رسول اطہر بچ نہیں سکتے سب لوگوں نے اپنی تصانیف میں اور خدا و رسول نے اپنی کلام میں ایسی باتیں فرما دی ہیں جو دوبارہ نہیں فرمائیں اور انسے سکوت و خاموشی اختیار کی ہے - (آپ کو ایسی باتوں سے انکار ہوگا تو قرآن حدیث سے ہم ایسی باتیں بہت سی نکال دینگے -) پھر اس سکوت خلائق اور خالق کو کوئی بیان سابق کا مخالف قرار نہیں دیتا - آپکے نزدیک وہ سب اپنے بیان سابق کے مخالف ہیں اور اس الزام مخالفت کے محل ہیں تو ہم یہی کہتے ہیں "ولی فی ھؤلاء اسوۃ حسنۃ" ہمکو ان ہی کی پیروی اچھی ہے -

آپکے شاہد سوم کی اس نا فہمی پر شہادت

اچھا شاہد سوم شاہد اول و دوم سے بڑھکر آپکی نا فہمی پر صریح شہادت دے رہا ہے اس میں جو لفظ راے ہماری کلام سے آپنے نقل کیا ہے اور اپنی کلام میں اسکو استعمال فرمایا ہے - اس کے معنے قیاس سمجھے ہیں اور جو بات ظاہر و مجمل و مشترک کی تاویل سے بعد تامل و تدبر منکشف ہو اسکو راے سے خارج سمجھکر ہمپر یہہ الزام قائم کیا ہے کہ جو بات الفاظ و عبارات سے بوجوہ مذکورہ بعد تامل و تدبر معلوم ہو اسکو راے سے پیشین کہنا تمہاری تحریرات سابقہ کے بالکل مخالف ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس سے صاف ثابت ہے کہ آپ رائے سے مشترک، مجمل، مفسر،
ظاہر، مؤول۔ و تامل و تدبر کے معنے سے بالکل ناآشنا ہیں
اور اس حیثیت و بضاعت پر اتباع اہل سنت کے (جو اصول و معقول کا ایک
موجزن دریا ہے) مقابلہ کے لئے وقتاً فوقتاً کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جس شخص نے بھول سے یا اتفاقاً یا علم اصول کے کوچہ سے گذر گیا ہو گا وہ
بھی رائے کو قیاس سے مخصوص نہ سمجھیگا اور نہ یہہ بات منہہ سے نکالیگا کہ ظاہر یا
مشترک کی تاویل میں رائے کو دخل نہیں ہے اور جو بات الفاظ و عبارات قرآن
و حدیث سے ثابت ہے خواہ کیسی ہی تامل و تدبر کا اسمیں دخل ہو وہ رائے پر مبنی نہیں ہے

اس امر کی تصدیق ناظرین کو ہمارے ضمیمجات نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۱۳ کے
بالاخلاف سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ اس مقام میں اسکی تصدیق کے لئے ایک دو چھوٹی
سی کتب اصول کی عبارات نقل کیجاتی ہیں۔ حسامی میں ہے مشترک کا یہہ حکم ہے کہ اس
میں تامل کریں تاکہ اسکے بعض معانی کو
بعض پر ترجیح معلوم ہو۔ ماؤل معانی مشترک
سے اس معنے کا نام ہے جسکو غالب
رائے سے ترجیح حاصل ہو۔

> وحكمه (اى المشترك) التوقف فيه
> بشرط التامل ليترجح بعض وجوهه
> والمأول وهو ما ترجح من المشترك بعض
> وجوهه بغالب الرأى (حسامی ص۲)

شرح مغنی میں ہے کہ ماؤل صرف مشترک کے بعض معانی مرجحہ
کا نام نہیں ہے۔ بلکہ مجمل و مشترک و خفی کے معنے کسی ظنی دلیل سے راجح معلوم
ہوں تو وہ بھی ماؤل کہلاتے ہیں۔
اور نیز جیسے ماؤل اس معنے کو کہا جاتا
ہے جو رائے سے مرجح ہوں ایسا
ہی ان معنی کو کہا جاتا ہے جو خبر واحد

> اعلم ان كونه من المشترك ليس بلازم بل اذا
> صار المراد معلوما عند السامع بحسب الظاهر
> بدليل غير مقطوع به من المجمل والمشكل
> والخفى فمأول ايضا x x x x x

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وایضا کما یطلق المأول علی ما یترجح بعض وجوہ بالرائے یطلق علی ما یترجح ذلک بخبر الواحد (شرح مسلم)	راجح معلوم ہون۔ ان عبارات کو ناظرین ملاحظہ فرماکر یقین کرینگے کہ معترض نے اپنے

الفاظ کے معانی کو نہین سمجھا۔ اور بے سوچے سمجھے ہمپر مخالفت بیان سابق کا الزام قائم کرکے اسپر شاہد سوم کی شہادت کو پیش کر دیا ہے۔ اور حق وہی بات ہے جو ہمنے امام شوکانی کی کلام سے استشہاداً کہی ہے کہ الفاظ حدیث کے معانی دقیق کا بیان کرنا رائے سے ہوتا ہے۔ اور ان معنی کے تسلیم کرنے مین علما کی پیروی تقلید ہے۔ نہ تحقیق و ترک تقلید۔

یہہ آپکے شواہد ثلثہ کی آپ کی نافہمی پر شہادت ہے جس سے یہہ امر صاف ثابت ہے کہ آپنے ہمارے مضمون تقلید و عمل بالحدیث کو مطلق نہین سمجھا۔ اور اسپر جو مخالف بیان سابق کا اعتراض و الزام قائم کیا ہے وہ صرف آپکی نافہمی کا نتیجہ ہے اس مین علم فہم و راستی و درستی کا کچھہ دخل نہین ہے۔ اب ہم آپ کی اس بدگمانی کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہین جو عبارت منقولہ حاشیہ صفحہ ۱۰۷ مین آپسے ظاہر ہوئی ہے۔

میرے دوست! بیان مسئلہ فضیلت شیخین مین ہمنے نہ کسی حدیث صحیح کا خلاف کیا ہے نہ کسی ائمہ تقوی کا نہ مذاہب متقدمین کا۔ آپنے جو کچھہ اپنی تحریرات مین اس مضمون کی مخالفت مین کہا ہے وہ بھی محض آپ کی نافہمی کا نتیجہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمنے ان تحریرات کے جواب سے تعرض نہین کیا اور ان کو لائق خطاب نہین سمجھا۔ آپ اپنی کلام کو نہین سمجھتے تو اشاعۃ السنہ کے دقیق مباحث اور لطیف دلائل کیونکر سمجھہ سکتے ہین! اور اس صورت مین آپسے ہم کیونکر خطاب کرین۔

ملازمت منصفی کا جواز مطلق جو آپنے ہمارے مضمون ملازمت سے نکالا ہے وہ بھی آپکی سوء فہمی کا نتیجہ ہے۔ ہمنے منصفی کو جائز مطلق ہرگز نہین کہا اسکے

© rasailojaraid.com